روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان — یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹½ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور سردرد کے علاوہ حرارت کی بھی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

سیدہ اُمِ ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل عصر کے وقت سیدہ اُم طاہر صاحبہ کے ہاں لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ ہوا۔ جس میں نور ہسپتال میں ایک لیڈی ڈاکٹر مقرر کئے جانے اور ضروری سامان مہیا کئے جانے کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی

لفٹیننٹ مقبول الٰہی صاحب سیول ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا کل یہاں تشریف لائے اور بیوی

جلد ۳۱ | یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ ھ | یکم مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ ھ

مسلمان اور فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی

معزز معاصر "احسان" نے "مال و متاع کا صحیح مصرف" کے عنوان سے مسلمانوں کو ایک لمبا چوڑا وعظ کیا ہے۔ جس میں یہ بتاتے ہوئے کہ قرآن کریم نے مال و متاع جمع کرنے والوں کو یہ تہدید کی ہے۔ کہ جو لوگ سونا جمع کرتے ہیں۔ اور اسے خرچ نہیں کرتے۔ انہیں عذاب الیم کا انتظار کرنا چاہیئے۔ تحریک کی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ میں اموال صرف کرنے چاہئیں۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"اب یہ سوچنا ہے۔ کہ اللہ کا راستہ کونسا ہے۔ اس کے متعلق قرآن حکیم زکوٰۃ کی مدیں مقرر کرچکا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ وہ بھوکوں نہ مریں۔ اور جو لوگ چاندی سے کھیل رہے ہیں وہ انسانیت کو برقرار رکھنے کے لئے دوسرے انسانوں کی طرف توجہ کریں۔ اور محض دولت کے نشے میں بہک کر شدہ جائیں"! (۲۴ اپریل)

گویا وہ مسلمانوں کو یہ تحریک کر رہا ہے کہ انہیں زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرنی چاہیئے کیونکہ "اس سے زندگی کا بہترین اقتصادی مسئلہ حل ہو سکتا ہے"۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے۔ اور اس کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے۔ مسلمانوں نے دیگر ارکان کی طرح اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ اور اس وجہ سے کئی قسم کے نقصانات انہیں اٹھانے پڑے۔ اور معاصر "احسان" کا انہیں اس طرف متوجہ کرنا ایک قابلِ قدر فعل ہے

لیکن اس ضمن میں ایک نہایت اہم سوال ہے جس پر ہمارے معاصر اور دوسرے مسلمانوں کو بھی غور کرنا چاہیئے۔ زکوٰۃ ایک فرض ہے لیکن زکوٰۃ کسے ادا کی جائے۔ اور اس کے صرف کا اختیار کسے حاصل ہے۔ یہ اپنی ذات میں ایک نہایت اہم سوال ہے۔ اور اسلام نے بحیثیت ایک کامل مذہب کے اس کی جزئیات تک کو حل کیا ہے۔ پس مسلمانوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ انہیں یہ بھی تو بتایا جائے۔ کہ اسلام کے مقررہ ضابطہ کے مطابق یہ زکوٰۃ کسے ادا ہونی چاہیئے اور جو لوگ اسے ادا کرنا چاہیں۔ وہ کس کے سپرد کریں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ خلیفۂ وقت اور امام کے سپرد کی جانی چاہیئے۔ اور صرف وُہی اسے صرف کرنے کا مجاز ہے۔ اپنے طور پر کوئی شخص اگر کوئی رقم کسی نیک کام میں صرف کرتا بھی ہے۔ تو خواہ وُہ اپنی طرف سے زکوٰۃ ہی کیوں نہ ادا کر رہا ہو۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نے اس فرض کو ادا کر دیا۔ جو خداوند کریم نے زکوٰۃ کے احکام میں اس پر عائد کیا تھا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام پر سخت نازک دور آیا اور مسلمانوں میں ارتداد کی رو بڑے زور کے ساتھ شروع ہوگئی۔ بعض مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ زکوٰۃ کی باقاعدہ اور باضابطہ وصولی کا طریق جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ ختم کر دیا جائے۔ اور اس فتنہ نے ایسی ہولناک شکل اختیار کرلی۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ اور دردمند مسلمان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ تجویز بھی پیش کردی۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ نرمی کی جائے لیکن اس کامل الایمان انسان نے جسے اللہ تعالیٰ کی مشیت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کی نگرانی اور مسلمانوں کی پاسبانی کی نازک اور اہم خدمت سپرد کی تھی۔ اسے صاف انکار کر دیا۔ اور زکوٰۃ کی نظام کے ماتحت وصولی کو اس قدر ضروری قرار دیا۔ اور فرمایا اگر خدانخواستہ ایسا نازک وقت بھی آجائے کہ منافق مدینہ میں داخل ہو کر کشت و خون شروع کردیں۔ اور ہماری محترم مسلمان خواتین کی لاشوں کو کتے گھسیٹتے پھریں۔ تو میں پھر بھی زکوٰۃ کے بارہ میں اس طریق میں قطعاً کوئی تبدیلی گوارا نہ کروں گا۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں عمل ہوتا رہا۔ اور جو شخص اونٹ کی ایک رسّی بھی آپ کے زمانہ میں دیتا تھا وُہ اگر اس کے دینے سے انکار کرے گا۔ تو میں اس کے ساتھ بھی جنگ کرونگا۔

اس واقعہ پر غور کرنے سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ زکوٰۃ کی وصولی اور اس کا مصرف کس کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اگر انفرادی رنگ میں اپنے اموال کے ایک حصہ کو جہاں دل چاہے۔ خرچ کر دینا خواہ زکوٰۃ کی نیت اور اس کے مقررہ حساب کے مطابق ہی وُہ خرچ کیوں نہ ہو۔ فریضۂ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی احکام کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سختی کے ساتھ منکرینِ زکوٰۃ کا مقابلہ کرتے۔

پس جو لوگ آج مسلمانوں کو زکوٰۃ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ وُہ یہ بھی تو بتائیں۔ کہ دینے والے زکوٰۃ کہاں ادا کریں۔ وُہ کونسا امام ہے جس کے سپرد یہ امانت کریں۔ اور ان کا کونسا بیت المال ہے۔ جس میں زکوٰۃ کے اموال جمع کریں۔ اس سوال پر غور کرنے سے ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ دراصل ان کی اجتماعی زندگی میں ایک بنیادی غلطی ہے۔ اور جب تک وُہ دُور نہ ہوگی۔ وُہ کبھی صحیح راہِ عمل اختیار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدی احباب کی یاد دہانی کے لئے ہم زکوٰۃ کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ حضور نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سب سے پہلی تقریر میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "بس تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنی انجمنوں میں زکوٰۃ کے رجسٹر رکھو۔ اور ہر شخص کی آمدنی تشخیص کرکے اس میں درج کرو۔ اور جو لوگ صاحب نصاب ہوں۔ وُہ حساب کرکے پوری زکوٰۃ ادا کریں۔ اور وُہ براہ راست انجمن مقامی کے رجسٹروں میں درج ہو کر میرے پاس آجائے۔ اس کا باقاعدہ حساب کتاب رہے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جن زکوٰۃ دینے والوں کے بعض رشتہ دار مستحق زکوٰۃ ہوں۔ ان کی مدد زکوٰۃ سے ہو سکتی ہو۔ وُہ ایک فہرست اس مطلب کی یہاں بھیج دیں۔ پھر ان کے لئے بھی مناسب مدد یا تو یہاں سے بھیج دی جایا کرے گی۔ یا وہاں ہی سے دیدیئے جانے کا حکم دیا جایا کرے گا۔ بہرحال زکوٰۃ ایک جگہ جمع ہونی چاہیئے۔ اور پھر خلیفہ کے حکم کے ماتحت وُہ خرچ ہونی چاہیئے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق ضروری اعلان

احمدیہ ہوسٹل کے انتظام کے متعلق مختلف شکایات کی بناء پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ پر ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیقاتی کمیشن احباب جماعت سے شکایات دریافت کر کے جلد تحقیقات شروع کرے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ جن احباب کو احمدیہ ہوسٹل لاہور کے انتظام کے متعلق کسی قسم کی بھی شکایت ہو۔ وہ بذریعہ تحریر ذیل کے پتہ پر فوراً بھجوا دیں۔ تاکہ جلد تحقیقات کر کے حضرت ... کے حضور واقعات کی صحیح رپورٹ پیش کی جا سکے۔ احباب دس مئی تک ایسی شکایات بھجوا دیں:۔

خاکسار غلام محمد۔ اختر (سکرٹری تحقیقاتی کمیشن) محمد نگر۔ میو روڈ۔ لاہور ۲۷/۴/۴۳

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اتنا ذہین ہو۔ کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں:۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

"تحریک جدید" تو اس انقلاب عظیم کا ایک پیش خیمہ ہے۔ جو دنیا میں اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کے لئے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس انقلاب عظیم میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے ہیں۔ ہر احمدی اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہے۔ پس جس بھی قربانی کا مطالبہ خدا کا موعود خلیفہ جماعت احمدیہ سے کرے جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی توفیق اور طاقت کے مطابق اس میں حصہ لے:۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں جو مجاہد حصہ لے رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سال نہم میں سے چھ ماہ کا عرصہ ۳۱ مئی تک پورا ہو جاتا ہے۔ اور اس چھ ماہ کے گزرنے کے بعد تحریک جدید کو مستقل تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط ادا کرنا ضروری ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جو احباب اس قسط کے لئے روپیہ ادا کریں گے۔ وہ عین اپنے امام پاک کے منشاء کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ جو لوگ سابقون اولون کی پہلی فہرست ۳۱۔ مارچ میں باوجود اپنی کوشش اور سعی کے نہیں آ سکے۔ وہ دوسری فہرست میں تو ضرور شامل ہو جائیں۔ اور وہ جن کا وعدہ جون۔ جولائی۔ اگست۔ اور ستمبر کا ہے۔ وہ اگر ۳۱ مئی تک ادا کریں۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور یقیناً بہت زیادہ ثواب پانے والے ہوں گے:۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

امتحان "اخلاق احمد" کا التواء

بچوں کے امتحانات اور تعطیلات وغیرہ کے باعث "اخلاق احمد" کا امتحان ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز یہ ۲۸۔ مئی بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ "اخلاق احمد" چار آنے فی نسخہ کے حساب سے دفتر مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ جو ایک نسخہ پر تین پیسے ہے۔ زیادہ منگوانے میں رعایت رہے گی۔ امیدواران امتحان کے اسماء جلد بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مشتاق احمد۔ مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ قادیان۔

حکیم عبد اللطیف صاحب عارف کی درخواست ضمانت

اور

سشن جج صاحب گجرات کا فیصلہ

مسٹر فلیچر سشن جج گجرات نے حکیم عبد اللطیف صاحب عارف کی طرف سے ضمانت کی درخواست پر جو فیصلہ لکھا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ حکیم صاحب ضمانت پر رہا ہو گئے تھے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ان کے دونوں ضامنوں نے کسی دباؤ کے ماتحت اپنی ضمانتیں منسوخ کرا دیں۔ اور حکیم صاحب کو پھر حوالات میں بند کر دیا گیا ہے۔ گجرات کے حالات حکام بالا کے گوش گزار ہو چکے ہیں۔ اور یہ فیصلہ بھی ان پر روشنی ڈالنے میں ممد ہو سکتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں فوراً دخل دے۔ اور حالات کی اصلاح کرے۔ فیصلہ حسب ذیل ہے:۔

مسٹر اے۔ ایل فلیچر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے ملزم کے وکیل اور سرکاری وکیل دونوں کی بحث کو سماعت کیا ہے حکیم عبد اللطیف کو ۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو مقامی پولیس نے خانہ تلاشی کے بعد گرفتار کیا تھا۔ خانہ تلاشی ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس کی نگرانی میں ہوئی۔ اور یہ خانہ تلاشی موجودہ ڈپٹی کمشنر گجرات کے خلاف جو ایک حد تک مذموم پراپیگنڈا کیا جا رہا تھا۔ اس سلسلہ میں ہوئی۔ اس پراپیگنڈا نے یہ شکل اختیار کی۔ کہ ایک نظم جس کا عنوان "نازی ڈپٹی کمشنر" تھا۔ لکھ کر اس کو تقسیم کیا گیا۔ اور چند گمنام چٹھیاں چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور کمشنر صاحب قسمت راولپنڈی کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ استغاثہ کی بنا یہ ہے کہ ایکٹ دفاع ہند کے قاعدہ ۳۴ میں جس طور پر "فعل نقصان دہ" کی تعریف کی گئی ہے۔ وہ نظم اور گمنام چٹھیاں "فعل نقصان دہ" ہیں:۔

اس درخواست ضمانت کے متعلق استغاثہ کو نوٹس دیا گیا ہے۔ اور اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا عدالت بوجوہات معقول اپنی تسلی کر سکتی ہے کہ ملزم کبھی ایسی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوا اس سوال سے لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فعل نقصان دہ کی تعریف کیا ہے۔

نظم زیر بحث ڈپٹی کمشنر گجرات کی ذات کے خلاف ہے۔ استغاثہ کا یہ استدلال ہے کہ نظم جو مسلمہ طور پر بیہودہ اور تشنیع آمیز ہے اس کے بعض حصے ضلع کے اندر جنگ کے لئے جو کوششیں جاری ہیں۔ ان میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔ اور اس کے بعض حصے مسلم آبادی کے درمیان بے اطمینانی اور خطرہ پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ نظم کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شاعر ڈپٹی کمشنر کی جنبہ داری کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یعنی اس کا مسلمانوں کے خلاف بحیثیت افسر سرکار جو طریق عمل ہے اس کو وہ عوام میں لانا چاہتا ہے۔ نظم میں ایک جگہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضلع میں جنگ کا چندہ اکٹھا کرنے میں جبر کو استعمال کیا گیا ہے اور یہ بھی ایک موقعہ پر کہا گیا ہے۔ کہ ضلع کی کچہری میں جو ڈپٹی کمشنر صاحب کا مسلمان عملہ ہے ان کو محض اس وجہ سے نقصان پہونچایا گیا ہے۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس کے متعلق میرے سامنے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ نظم کے اس حصہ کو لفظاً نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے معنوی پہلو کو مد نظر رکھنا چاہیئے:۔

میرا یہ خیال ہے۔ کہ قواعد دفاع ہند اس غرض سے مرتب نہیں کئے گئے تھے۔ کہ سرکاری ملازمان ان کو اپنے ذاتی چلن یا طریقہ کے خلاف حملوں کی روک تھام کے لئے استعمال کریں۔ اس نظم سے جنگی چندہ کے متعلق جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آیا لوگوں سے اس قسم کا چندہ اگر بجبر لیا جائے۔ تو ان کو اعتراض کا حق ہے یا نہیں۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ گورنمنٹ کی یہ ہرگز پالیسی نہیں۔ کہ ایسا چندہ بجبر لیا جائے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے چندے طوعی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ اس قسم کے چندے بجبر وصول کرنے کے خلاف اعتراض کو جنگی مساعی میں خلل سے تعبیر کیا جائے:۔

امر دوم یہ ہے۔ کہ آیا وہ حصہ جو ڈپٹی کمشنر صاحب کو مسلمانوں کے خلاف تعصب ظاہر کرتا ہے اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مقامی مسلمانوں کے اندر تشویش اور خوف پیدا کرنے کا موجب ہے۔ تا وقتیکہ کوئی ان قواعد کے اطلاق کے دائرہ کو بہت وسیع نہ کرے۔ یہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ یہ حصہ فعل نقصان دہ

جس کی تشریح فقرہ ۶ د قاعدہ ۳۴ میں کی گئی ہے۔ آتا ہے۔

نظم کو مجموعی طور پر پڑھنے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس سے مسلمانوں کے اندر خوف یا ہراست پیدا کرنا مقصود تھا۔ زیادہ سے زیادہ جو اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مقامی ڈپٹی کمشنر پر نہایت کھلے طور پر تشنیع کیا گیا ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس نظم سے مسلمانوں یا دیگر فرقوں کے درمیان جن کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے فائدہ پایا جانا اس نظم میں کہا گیا ہے۔ دشمنی اور نفرت بڑھانا مقصود تھا۔ میرے خیال کے مطابق اس نظم سے سوائے اس کے کہ ڈپٹی کمشنر پر ایک ذاتی حملہ ہے۔ اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ سوال کہ اس نظم کے بعض حصے قواعد دفاع ہند کے تحت جرم ہیں۔ غایت درجہ بحث طلب ہیں۔ گمنام خطوط افسران اعلیٰ کی خدمت میں ایک قسم کی عرضداشتیں ہیں۔ اور جن سے خطوط لکھنے والوں کا مدعا یہ ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنر کے قابل اعتراض طریق عمل کو افسران کے نوٹس میں لائیں۔ ان خطوط کے متعلق استغاثہ کا یہ استدلال ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اپنے فرائض کو ان حالات میں عمدہ طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ قاعدہ ۳۴ ضمن ۶ جی امر زیر بحث کے متعلق ہے۔ اور جس پر حصر کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "فعل نقصان دہ" سے مراد ایسا فعل ہے۔ جو اس نیت سے یا جس سے اغلباً شہنشاہ معظم کی فوج کا کوئی ممبر یا کوئی پبلک ملازم اپنے سرکاری فرائض کی ادائیگی کے ناقابل ہو جائے یا کسی ایسے ممبر کو اس طرح ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر ہو جائے۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اس تعریف کا اطلاق معاملہ زیر بحث میں کہیں استغاثہ کی بہت پریشانی کا موجب نہ بنے۔ کیونکہ اس سے ڈپٹی کمشنر کو عدالت میں گواہوں کی طرح کھڑا ہونا پڑیگا۔ تاکہ وہ ظاہر کریں کہ ان گمنام خطوط کی وجہ سے وہ اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو شہادت پیش ہوئی ہے یا کم از کم جو مثل پر کاغذات لائے گئے ہیں۔ ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ گمنام چٹھیاں افسران اعلیٰ کی طرف سے کسی ایسے ریمارک کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس بھیجی گئی ہیں جن کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو قلبی اضطراب یا پریشانی لاحق ہوئی ہو۔ اور وہ اس طرح اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دینے سے ناقابل ہو گئے تھے۔ عام حالات میں ایسا مفصل حکم جمیع مقدمہ کے تمام حالات معرض بحث میں آجائیں لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن میں نے یہ حکم اسلئے مفصل طور پر بیان کرنا ضروری سمجھا ہے کہ جو درخواست ضمانت کی پیش کی گئی ہے۔ اس میں سرکار کی جانب سے پُرزور مخالفت کی گئی ہے۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ مقدمہ عدالت میں کیوں جلدی نہیں دائر کیا گیا۔ یہ آدمی ۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو گرفتار کیا گیا اور تمام دستاویزی شہادت جس پر کہ استغاثہ کی بنیاد ہے پولیس کے ہاتھ میں تلاشی کے وقت آ چکی تھی۔ اس مقدمہ میں کامیابی یا ناکامی صرف ان دستاویزات کی تعبیر پر موقوف ہے۔ اسلئے میں نہیں سمجھ سکا کہ کیوں اب تک عدالت میں کارروائی نہیں ہوئی۔ ملزم کو اسقدر لمبے عرصہ تک حراست میں رکھنا مقامی ایگزیکٹو افسران کے بیجا جبر اور تعدی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کسی آدمی کا کسی جرم میں مقدمہ در پیش ہے تو ایسے مقدمہ کی سماعت جہانتک جلد ہی ممکن ہو ہونی چاہیئے۔ یہ انصاف کے تمام مقتضیات کے خلاف ہے۔ اگر کسی آدمی کو غیر محدود عرصہ کے لئے جیل میں رکھا جائے اور ریمانڈ پر ریمانڈ ایسی حالت میں لیا جائے جبکہ تمام شہادت جس سے الزام کا ثابت کرنا مقصود ہے۔ پولیس کے ہاتھ میں موجود ہو۔ اسلئے اس معاملہ میں یہ ایک اور زائد دلیل ہے۔ کہ ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جائے۔ بنا بریں ہم حکم دیتے ہیں کہ ملزم کو دو ضامنوں کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ نیز ہدایت کرتے ہیں کہ استغاثہ کے لئے یہ مناسب ہوگا۔ کہ اس ملزم کا مقدمہ عدالت میں جہاں تک حالات اجازت دیں۔ بہت جلد پیش کیا جائے۔

احمدی مبلغین کے وفد کا یو-پی میں دورہ

جناب سید ارشد علی صاحب لکھنوی جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ کل ایک دوست نے عاجز سے فرمایا کہ "الفضل میں یو-پی کے تبلیغی وفد کی جو رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں مبالغہ تو نہیں ہوتا" عاجز نے ان کو یو-پی کے تبلیغی وفد کی مساعی کے جو حالات سُنائے۔ اس سے موصوف بہت متاثر ہوئے۔ میں چونکہ خود وفد کے ہمراہ یو-پی کے کئی شہروں میں گیا ہوں۔ اس لئے کچھ حالات جناب کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں اس وفد کے ذریعہ خدا کے فضل سے اب تک یو-پی میں دس نئے افراد نے بیعت کی ہے۔ یو-پی کے رؤساء کو سلسلہ کے حالات اور تحریک احمدیت اس رنگ میں پہنچائی گئی ہے کہ اس سے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ عام طور پر ہمارے مخالفین نے جو غلط اور بے بنیاد باتیں ہماری جماعت کے متعلق پھیلا رکھی ہیں۔ ایک حد تک خدا کے فضل سے اُن کا بھی ازالہ ہوگیا ہے۔ یو-پی کے اہل علم طبقہ میں سلسلہ کا وقار قائم ہوگیا ہے۔ مقامی جماعتوں میں بھی وفد نے بہت کچھ رُوحِ عمل پیدا کی۔ ڈیڑھ ماہ میں وفد نے جو کام کیا ہے۔ انشاء اللہ وقت آنے پر اس کے اظہار پر مسرت ہوگی۔ اس مختصر تفصیل کے بعد بعض دلچسپ واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

بنارس میں ہمارا وفد جناب پنڈت مدن موہن صاحب مالوی سے ملنے گیا۔ پنڈت صاحب ہندوستان میں جس شخصیت کے مالک ہیں۔ اس کے لحاظ سے ہمارا وفد کوئی ظاہری توجہ کے اسباب اپنے اندر نہیں رکھتا تھا۔ لیکن محض خدا کے فضل سے ہمارے وفد کے علمی معیار نے موصوف کو متحیر کر دیا۔ ارکان وفد کے امیر صاحب نے سلسلہ کے پُورے حالات سُنائے۔ اور حضرت کرشن قادیانی ؑ کی آمد ثانی کے متعلق ہندو کتب سے سنسکرت میں جو حوالے پڑھ کر سُنائے۔ اس سے تو ممدوح کو تعجب ہؤا۔ اور ان کی سنسکرت دانی نے اُن پر بہت اثر کیا۔ وہ وفد سے بڑی محبت اور عقیدت سے پیش آئے۔ اور سلسلہ کی کتب پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔

اجودھیا میں حضرت کرشن کی آمد کی خبر سُناتے ہوئے ہمارے دوست اسی مضمون کا ایک رسالہ ہندی میں تقسیم کرتے رہے۔ کہ ایک ہندو خاتون جن کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ بھی تھا جب ایک تبلیغی رسالہ اس خاتون کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو اس بچہ نے اپنی ماں کے ہاتھ سے وہ رسالہ لے لیا۔ اور سرورق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پڑھ کر اپنی ماں سے کہنے لگا۔ کہ "ماتا یہ تو کسی مسلمان کا نام ہے۔ یہ اوتار کیسے ہوسکتا ہے"۔ بچہ کے سوال کے جواب میں اس ہندو دیوی نے بڑی متانت سے کہا۔ کہ "بیٹا اوتار کے لئے ہندو مسلمان کی کوئی قید نہیں"۔ اس حیرت انگیز جواب سے قلب کو جو سرور حاصل ہؤا وہ ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وفد بڑے اخلاص اور محبت سے تبلیغ احمدیت میں مصروف ہے۔ اور اختصار اور انکساری سے رپورٹیں شائع کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ انہیں انفعال کا جاذب بنائے۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی بیش از پیش توفیق عطاء فرمائے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ بحر الکاہل کی اتحادی کانفرنس سے واپس آگئے ہیں گذشتہ شب آپ نے ایک کانفرنس میں اپنے مشاہدات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے جرائد میں پاکستان کے مطالبہ پر اکثر بحث ہوتی ہے۔ غیر ملکی وقائع نگار ہندوستان سے جو مراسلات بھیجتے ہیں انہیں اسلامی خبروں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ امریکہ کے عام جلسوں میں بھی پاکستان کا اکثر ذکر ہوتا ہے۔ واشنگٹن والوں کا خیال ہے کہ ۹۰ فیصدی ہندوستانی سپاہی مسلمان ہیں۔ یہ خیال بھی نمایاں ہے۔ کہ کانگرس ختم ہو چکی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے کہ ہندوستان کے موجودہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو ماہ اکتوبر میں اپنے منصب سے علیحدہ ہو جائینگے اور ملازمت کی میعاد میں توسیع کی کسی نئی پیشکش کو قبول نہیں کرینگے۔ ملک معظم نے گذشتہ دنوں آپکے عہدہ میں چھ ماہ کی توسیع کا اعلان کیا تھا۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ وزارت فضائی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آجتک شمالی افریقہ کی لڑائی میں مالٹا کی قوت فضائیہ کے طیارے ایک ہزار محوری طیارے تباہ کر چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہؤا ہے کہ انگلستان میں ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر مسٹر رنگا ناتھن ہوں گے۔ ان دنوں آپ وزیر ہند کی مشاورتی کمیٹی کے رکن ہیں۔ موجودہ ہائی کمشنر سر عزیز الحق وائسرائے کی کابینہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۸ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امسال صوبہ میں ۲۸۵۲۰۰۰ ٹن غلہ پیدا ہونے کی توقع ہے۔ گذشتہ سال ۲۶۷۸۰۰۰ ٹن غلہ پیدا ہؤا تھا۔

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ چاول کی نئی فصل ہندوستان کی سالانہ ضروریات کو پُورا کرنے کیلئے کافی نہیں۔ ماہرین اقتصادیات کا اندازہ ہے کہ سال بھر کیلئے مزید آٹھ لاکھ ٹن چاول درکار ہونگے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ آج ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ مقبوضہ علاقوں سے جرمنوں نے ستر لاکھ لاریاں حاصل کی تھیں۔ جن میں سے اکثر رُوس اور افریقہ کی لڑائیوں میں ضائع ہوگئی ہیں۔ اب جرمنی فرانس سے لاریوں کا مطالبہ کر رہا ہے کیونکہ اسے رسد وکمک پہنچانے کے لئے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لاہور ۲۷ اپریل۔ یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ شہر کے مختلف حصوں میں ایک عورت پولیس کے دو سپاہیوں کو ساتھ لئے پھرتی ہے۔ اور جہاں کہیں اُسے کوئی بچہ نظر آتا ہے اُسے خون نکالنے والی لنگوٹی پہنا کر اس کے خصیوں سے خون نکال لیتی ہے۔ سٹی مجسٹریٹ لاہور نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے ذاتی طور پر ان افواہوں کی پڑتال کی اور انہیں بے بنیاد۔ سرتاپا غلط اور فضول پایا۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اتحادی فوجوں نے دشمن کو بہت سی اور پہاڑی چوکیوں سے ہٹا دیا ہے۔ شمالی سمندری کنارہ کے علاقہ میں وہ بیزرٹا کی طرف اور بڑھ چکی ہیں۔ اور ایک اہم پہاڑی چوکی پر قابض ہو چکی ہیں۔ اس سے جنوب میں دوسری امریکن کور نے جرمنوں کے زبردست جوابی حملہ کو کامیابی سے روکا۔ اسوقت یہ کور سیدی نصیر کے نواح میں اور میٹور سے دس میل دُور ہے۔ اور اسکی توپیں شہر کو جانے والی سڑکوں پر دھواں دھار گولہ باری کر رہی ہیں۔ مجز الباب اور طبوربہ کے درمیان گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ پہلی برطانی فوج اب طبوربہ سے آٹھ میل ہے۔ پونٹ ڈو فہس کے علاقہ میں فرانسیسیوں نے دشمن کے جوابی حملہ کو روکا۔ آٹھویں برطانی فوج کو سخت لڑائی کرنی پڑ رہی ہے۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ کل برطانی اور امریکن طیاروں نے شمالی فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں کامیاب چھاپے مارے اور دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا۔ ایک چھوٹا گشتی جہاز برباد ہوگیا۔ جہار شنبہ کی رات کو اتحادی طیاروں نے دشمن کے سمندروں میں اس کثرت سے سرنگیں بچھائیں کہ اس سے قبل کبھی نہ بچھائی تھیں۔ بحیرہ بالٹک تک آنے جانے میں انکو پندرہ سو میل کا سفر طے کرنا پڑا۔

ماسکو ۳۰ اپریل۔ روسی مورچہ پر لڑائی میں کوئی خاص ادل بدل نہیں ہؤا۔ کل زور کی ہوائی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ایک ہفتہ میں دشمن کے ۱۱۶ اور روسیوں کے ۴۵ طیارے تباہ ہوئے جرمنوں نے کہا ہے کہ روسیوں نے کوبان میں ایک بڑا حملہ شروع کیا ہے۔ مگر ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن رُوس میں بہت بڑے حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور دو جنوں تازہ دم ڈویژن وہاں بھیجے جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۳۰ اپریل۔ امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ اس بات کے کوئی آثار نہیں کہ دشمن ٹیونیشیا کو خالی کرنے کا کوئی خاص اہتمام کر رہا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ پر دشمن کے حملہ کا اب بھی خطرہ ہے۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ سائپرس میں ایک بہت بڑی فوجی مشق ہوئی ہے۔ اتنی بڑی فوجی مشق یہاں پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر